السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غسل فرض تھا مگر بھول کر چند نمازیں بغیر غسل کے صرف وضو کرکے پڑھ لی جائیں توکیا یاد آنے پر ان نمازوں کو دھرایا جائے گا یا صرف استغفار کرلیا جائے؟ (اعجاز احمد، گوجرہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں کوئی صریح حدیث مجھے معلوم نہیں۔

امام عبدالرحمان بن مہدی نے فرمایا:

"قال ابن مھدي: قلت لسفیان الثوري: تعلم ان أحداً قال: یعید ویعیدون عن حماد؟ قال: لا"

ہمیں عبداللہ بن عمر (بن حفص بن عاصم العمری) نے نافع سے حدیث بیان کی کہ ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، پھر انھیں یاد آیا کہ ہاتھ آلہ تناسُل (شرمگاہ) کو لگ گیا تھا، لہٰذا انھوں نے وضو کیا اور لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: میں نے سفیان (ثوری) سے پوچھا: کیا آپ کے علم میں ہے کہ کسی نے یہ کہا ہو: لوگ نماز دوبارہ پڑھیں گے؟ انھوں نے فرمایا: حماد (بن ابی سلیمان) کے علاوہ کوئی نہیں۔ (سنن دار قطنی 1/365ح1359 وسندہ حسن)

اس روایت میں عبداللہ العمری نیک، صدوق اور جمہور کے نزدیک مضعف ہونے کی وجہ سے ضعیف راوی ہیں، لیکن خاص نافع سے اُن کی روایت حسن ہوتی ہے۔

امام عثمان بن سعید الدارمی نے امام یحیی بن معین رحمة اللہ علیہ سے پوچھا: نافع سے ان کی روایت کس طرح ہے؟ انھوں نے فرمایا: "صالح" اچھی ہے۔

(تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: 523 تاریخ بغداد 10/20ت 5135)

امام ترمذی رحمة اللہ علیہ نے العمری عن نافع والی روایت کو "ھذا حدیث حسن" کہا۔ (ح 854)

(امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے العمری عن نافع کی سند سے ایک حدیث بیان کی۔ (صحیح مسلم: 2132

(امام بخاری رحمة اللہ علیہ اور امام ابن خزیمہ رحمة اللہ علیہ نے العمری عن نافع کی روایت میں شک کا اظہار کیا۔ (دیکھئے جزء رفع الیدین: 83 صحیح ابن خزیمہ قبل ح 1860، 1431

جمہور کی خاص توثیق کی وجہ سے عبداللہ العمری نافع سے روایت میں حسن الحدیث ہیں، لہٰذا یہ سند حسن ہے۔ امام عبدالرحمان بن مہدی رحمة اللہ علیہ (متوفی 198ھ) نے فرمایا:

"وھو ہذا المجتمع علیہ الجنب یعید ولا یعیدون ما أعلم فیہ اختلافا"

اور اس بات پر اجماع ہے کہ جُنبی (حالتِ جنابت میں پڑھی ہوئی نماز) دوبارہ پڑھے گا اور وہ (اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے) اپنی نمازیں نہیں دھرائیں گے، مجھے اس بارے میں کسی اختلاف کا کوئی علم نہیں ہے۔ (سنن" دارقطنی 1/365ح1357 وسندہ صحیح)

(یہاں اجماع سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا اجماع ہے، جس کی مخالفت حماد بن ابی سلیمان (تابعی صغیر وصدوق حسن الحدیث) کے سوا کسی سے ثابت نہیں۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 2/401

(البتہ بعد میں سفیان ثوری (تبع تابعین رحمة اللہ علیہ) نے بھی وہی موقف اختیار کرلیا جو حماد کا تھا۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 2/45 ح 4577 وسندہ حسن

خلاصہ یہ کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے بے وضو نماز یا نمازیں پڑھ لے تو اس پر ضروری ہے کہ وہ یہ نمازیں دوبارہ پڑھے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر غلطی سے بے وضو نماز پڑھنے والا امام ہو تو مقتدیوں کا کیا ہوگا؟ کیا وہ اپنی نمازیں دوبارہ پڑھیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جمہور سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں مقتدیوں کی نماز ہوگئی

[انھیں یہ نمازیں دھرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔[1]

(بعض علماء نے اس مسئلے پر سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔(4/اپریل 2011ء

۔سیدنا شرید الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حالت جنابت میں نماز پڑھا دی ، پھر انہوں نے (خود) نماز دہرائی لیکن ان (مقتدیوں) کو نماز دہرانے کا حکم[1] (نہیں دیا۔(السنن الکبریٰ 2/399،400 سنن الدار قطنی 1/364ح 1364 وسندہ حسن

المغنی لابن قدامہ (2/100،99) میں مذکور ہے: "اگر امام بے وضو یا جنبی حالت میں جماعت کرادے ، جبکہ وہ اس سے لاعلم ہو اور مقتدی بھی اس کی اس کیفیت سے آگاہ نہ ہوں تو ان کی نماز صحیح ہے اور امام کی نماز باطل (ہے۔ اجماع صحابہ سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔"(ندیم ظہیر

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3۔ نماز سے متعلق مسائل-صفحہ 100

محدث فتویٰ